عِدَّتُ
کے مسائل
جمع و ترتیب
مفتی محمد ثناء الرحمٰن
مکتبہ دار الخلیل

عدت کے مسائل

جمع وترتیب

مفتی محمد ثنا الرحمن

مکتبہ دارالخلیل

جامع مسجد اسلامیہ بطحہ ٹاؤن بلاک N نارتھ ناظم آباد کراچی

0333-2173256 0334-3595001

نام کتاب: عدت کے مسائل

جمع وترتیب: محمد ثناء الرحمن

سن طباعت: ۱۴۴۱ھ بمطابق ۲۰۱۹ء

تعداد: ۱۰۰۰

کمپوزنگ: محمد ثناء الرحمن

پرنٹنگ: غزالی برادرز

ناشر: مکتبہ دار الخلیل

اہم گزارش

عدت کے مسائل کی کمپوزنگ اور دوران طباعت حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ مسئلے کے لکھنے اور اس کے حوالے میں کوئی غلطی واقع نہ ہو پھر بھی قارئین کرام میں سے کسی کو کوئی کمی محسوس ہو تو ازراہ کرم ادارے کو مطلع فرمائیں ادارہ شکر گزار رہے گا۔

کتاب ملنے کا پتہ

مدرسہ مفتاح العلوم

جامع مسجد اسلامیہ بطحہ ٹاؤن بلاک N نارتھ ناظم آباد کراچی

0333-2173256 0334-3595001

فہرست

فہرست

فہرست

تقریظ

حضرت اقدس سعید الملت مفتی سعید احمد صاحب اوکاڑوی مدظلہٗ

خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد یحییٰ مدنی نور اللہ مرقدہٗ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی اٰلہ واصحابہ واھل بیتہ ومن تبعھم الی یوم الدین .

اما بعد: بندے نے رسالہ ''عدت کے مسائل'' کے بعض حصوں کا مطالعہ کیا، ماشاء اللہ اس میں مؤلف جناب عزیزم مولانا مفتی محمد ثناء الرحمن صاحب نے عدت کے ضروری اور مستند مسائل فقہ کی مشہور و معروف کتب اور رسائل سے باحوالہ جمع کئے ہیں اور میرے کہنے پر جامعہ معہد الخلیل الاسلامی کے دارالافتاء میں بھی اس کا بالاستیعاب مطالعہ کیا گیا ہے اور مفید مشورے دیئے گئے ہیں اس لحاظ سے یقیناً یہ ایک مستند اور مفید رسالہ ہے جس پر بلا جھجک عمل کر سکتے ہیں۔

دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائیں اور اپنے بندوں کو اس سے استفادے کی توفیق نصیب فرمائیں اور مرتب کو دنیا و آخرت کی نعمتوں سے نوازیں آمین ثم آمین۔ واللہ المستعان

(مفتی) سعید احمد صاحب

۲۰/۰۲/۱۴۴۱ھ

آواز فلاح (عدت ایک عبادت)

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس نے اپنے ماننے والوں کو ایک ایسی زندگی، ایک ایسا طرز حیات، ایک ایسا منشور اور ایک ایسا دستور عطا کیا ہے کہ جس نے اس کے بتائے ہوئے طریقہ پر عمل کیا اس نے کامیاب زندگی کو حاصل کرلیا۔

خاص طور پر عورتوں کے بارے میں اسلام نے ایسے احکامات پیش کئے ہیں کہ جن میں عورتوں کی بڑی رعایت کی گئی ہے مثلاً پیدائش سے لے کر موت تک عورت کے اوپر اپنے خرچے کا بار نہیں ڈالا گیا بلکہ اسکی رعایت رکھتے ہوئے کبھی باپ پر، کبھی شوہر پر، کبھی بھائی پر، کبھی بیٹے پر اس کے اخراجات کا بار ڈالا گیا۔

اسی طرح بالغ ہوجانے کے بعد اسے گھر میں رہنے اور پردہ کرنے کی تلقین کی گئی اور اس کے ذریعے اس کے ساتھ یہ رعایت کی گئی کہ اس کا حسن باہر کی دھوپ چھاؤں، دھول مٹی سے اور زمانے کے ترش رویوں سے متاثر نہ ہو بلکہ اپنے گھر کی ملکہ بن کر اپنے گھر میں راج کرے۔

گھر میں رہنے کی وجہ سے کیوں کہ عورت زمانے کی مکاریوں سے واقف نہیں ہوتی اس لئے اس کے نکاح کا بوجھ بھی اس پر نہیں ڈالا گیا کہ کہیں کوئی بہلا پھسلا کر اس کی زندگی نہ برباد کردے بلکہ یہ بوجھ بھی اس کے قریبی مردوں پر ڈالا گیا تاکہ وہ خوب چھان پھٹک کر کے اس کا نکاح کریں اور وہ ایک خوش گوار زندگی گزار سکے۔

لیکن کیونکہ آدمی کے ذمہ صرف اپنی طاقت بھر حتی المقدور اچھے اور بہتر کی کوشش کرنا ہے آگے تقدیر میں کیا لکھا ہے یہ کوئی نہیں جانتا، ہوسکتا ہے آگے چل کر میاں بیوی کا آپس میں نباہ ہونا مشکل ہوجائے اور طلاق کی نوبت آجائے تو اس وقت بھی اسلام نے عورت کی رعایت رکھتے ہوئے طلاق کا حق اس کو نہیں دیا کہ کہیں وہ کسی کے بہکاوے میں آکر یا جلد بازی میں اپنا گھر برباد نہ کرلے بلکہ یہ طلاق کا حق بھی مرد کو دیا کہ وہ خوب سوچ

سمجھ کر فیصلہ کرے (یہ بات آج کے مردوں کو بھی ذہن میں رکھنا چاہئے جو اپنے اس اختیار کا غلط استعمال کرتے ہیں اور پھر روتے ہوئے چلے آتے ہیں کہ بس غصے میں اور جلد بازی میں طلاق دے دی۔) عورتوں کو یہ اختیار اسی لئے نہیں دیا گیا کہ وہ غصہ اور جلد بازی میں اپنا گھر خراب کرلیں گی اگر یہ کام مرد نے بھی کیا تو پھر اس نے اللہ کی طرف سے دی گئی ذمہ داری کو صحیح ادا نہیں کیا۔

شوہر سے جدائیگی کے بعد بھی عورت کو اچھی زندگی نصیب ہو اس کی فکر اور تدبیر اسلام نے کی کہ اگر اس کو اس کا شوہر طلاق دے دے یا انتقال کر جائے تو فوراً اس کو دوسری جگہ نکاح کرنے کی اجازت نہیں دی تا کہ کوئی اس کو بیوقوف نہ بنا دے کوئی اس کے غم سے فائدہ اٹھا کر اسکو ورغلا نہ لے بلکہ اس کے لئے ایسی صورت میں عدت مقرر کر دی کہ اس میں شوہر کی وفات کی صورت میں اس کا غم بھی ہے اور طلاق کی صورت میں نسب کی حفاظت بھی، وہیں اس کی اپنی بھی حفاظت کہ اس عدت کے دوران خوب سوچ سمجھ لے، غور کر لے کہ اس نے اپنی آئندہ کی زندگی کیسے گزارنا ہے خوب سوچ سمجھ کر قدم اٹھائے تا کہ آئندہ کی زندگی میں کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔

آج کل کی عورتیں عدت کو بوجھ سمجھتی ہیں حالانکہ یہ عدت ایک عبادت اور ایک نعمت ہے جس کی برکت سے اس کی آئندہ کی زندگی ماضی کی تلخیوں سے پاک ہو سکتی ہے۔

بہر حال اللہ رب العزت نے عورت کے اوپر بڑے احسانات فرمائے ہیں اور اس کے اوپر صرف ایک ذمہ داری ڈالی ہے کہ وہ اپنے گھر میں رہتے ہوئے اپنے شوہر کی عزت و تکریم کرتے ہوئے اپنی اولاد کی صحیح خطوط پر تربیت کر دے کہ بچے کی سب سے پہلی درسگاہ، تربیت گاہ ماں کی گود اور اسکی پرورش ہے۔

آج کل کے دور میں عدت کو عورت اپنے اوپر بڑا ظلم اور بوجھ تصور کرتی ہے حالانکہ اسلام نے تو اس کی عزت و تکریم کروائی ہے اس کی بھی اور اس کی عزت کی بھی

حفاظت فرمائی ہے اور معاشرے میں ایک باوقار مقام عطا فرمایا ہے کہ نیک بیوی کو دنیا کا بہترین متاع بتایا اور ماں کے قدموں کے نیچے جنت رکھ دی اس لئے اس عدت کو بوجھ سمجھنے کے بجائے اسکی مصلحت کو سمجھنا چاہیئے کہ جس دین اسلام نے عورتوں پر احسانات ہی احسانات فرمائے اس پر ظلم کیسے کر سکتا ہے۔

بہر حال عدت بھی عورت کے حق میں اللہ کی طرف سے ایک رحمت ہے اس لئے اس پر عمل خوش دلی اور عبادت سمجھ کر کرنا چاہیئے بوجھ سمجھ کر نہیں۔علماء نے عدت کی دو حکمتیں لکھی ہیں:۔

☆ استبراء رحم یعنی بچہ دانی کے خالی اور فارغ ہونے کا یقین ہونا اس میں نسب کی حفاظت ہے۔

☆ رشتہ نکاح منقطع ہونے پر ملال وحزن کا اظہار یعنی اللہ نے جو نعمت نکاح عطا فرمائی اور شوہر کی صورت میں اس کا خیال کرنے والا اور اس کا خرچہ اٹھانے والا عطا فرما رکھا تھا اس رشتہ کے ختم ہونے اور شوہر کی جدائیگی پر رنج وغم کا اظہار کرنا اور اس کی وفات پر سوگ منانا ہے۔

بہر حال عدت سے متعلق اکثر لوگ سوال کرتے رہتے تھے اور عدت سے متعلق مسائل مختلف کتابوں میں پھیلے ہوئے ہونے کی وجہ سے دشواری کا سامنا رہتا تھا اس لئے ایک عرصہ سے خواہش تھی کہ یہ مسائل عدت ایک جگہ جمع ہوجائیں تاکہ سائل اور مسئول دونوں کیلئے آسانی ہو۔کیوں کہ یہ مجموعہ عوام الناس کی سہولت کیلئے تیار کیا گیا ہے اس لئے عربی عبارات اس میں ذکر نہیں کی گئیں بلکہ صرف حوالہ دے دیا گیا ہے جو تفصیلات کے شوقین ہیں وہ اصل کتب کی طرف رجوع کرلیں۔

بے حد مشکور ہوں شیخی ومرشدی سعید الملت حضرت اقدس مفتی سعید صاحب دامت برکاتہم کا جنہوں نے ہمیشہ کی طرح شفقت کا معاملہ فرمایا اور اس کتابچہ کو ملاحظہ فرمایا

اور آپ کے ایماء پر دارالافتاء جامعہ معہد الخلیل الاسلامی کے احباب نے بھی اس کو بنظر غائر دیکھا اور ان حضرات کے مفید مشوروں کی وجہ سے یہ کتابچہ بہتر اور مفید انداز میں تیار ہوسکا۔ جزاکم اللہ خیراً واحسن الجزاء

اللہ رب العزت جزائے خیر نصیب فرمائے عزیزم مفتی محمد یوسف علی صفدر صاحب سلمہٗ کو کہ انہوں نے بھی اس کتابچہ پر نظر ثانی کی اور حوالوں کی درستگی کی تحقیق بھی کی اور اس کتابچہ کی تکمیل میں میری مدد کی۔

اللہ پاک اس کتابچہ کو اپنی بارگاہ عالی میں قبول فرمائے اور اس کے ذریعے مسلمان خواتین کو ایک اہم عبادت ''عدت'' کو صحیح طریقے پر کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

محمد ثناء الرحمن

۲۶ / ربیع الاول ۱۴۴۱ھ بمطابق ۲۴ نومبر ۲۰۱۹ء

عدت کیسے گزاریں

عدت کے لغوی معنی:

عدت کے لغوی معنی شمار کرنے کے ہیں اور شریعت کی اصطلاح میں آثار نکاح ختم ہوجانے کے لئے شریعت نے عورت کیلئے جو مدت مقرر کی ہے اس کا نام عدت ہے۔
(بدائع الصنائع ۳۰۰/۳)

عدت کی شرعی حیثیت:

قرآن وسنت کی روشنی میں امت مسلمہ متفق ہے کہ شوہر کی موت یا طلاق یا خلع وغیرہ کی وجہ سے میاں بیوی کے درمیان جدائیگی ہونے پر عورت کے لئے عدت واجب ہے۔
(شرح مختصر الطحاوی ۲۴۸/۵، ۲۴۹ باب العدة والاستبراء)

وجوب عدت کی شرائط:

☆ نکاح صحیح کے بعد اگر شوہر کا انتقال ہوجائے چاہے رخصتی ہوئی ہو یا نہیں ہر صورت میں عدت ہوگی۔

☆ اگر نکاح صحیح کے بعد وطی یا خلوت سے پہلے طلاق کی وجہ سے علیحدگی ہوگئی تو عدت واجب نہیں ہوگی لیکن اگر خلوت کا موقعہ مل گیا خواہ خلوت صحیحہ ہو یا فاسدہ عدت واجب ہوجائے گی لیکن اگر وطی یا خلوت صحیحہ سے پہلے شوہر کی وفات ہوجائے تو تب بھی مکمل عدت لازم ہے۔ (درمختار مع الشامی ۱۸۴/۵ باب العدة ، ھندیہ ۵۲۶/۱)

مدت عدت:

☆ عدت وفات چار مہینے دس دن جبکہ حاملہ نہ ہو۔

☆ مطلقہ کی عدت اگر اسے حیض آتا ہو تو کامل تین حیض۔

☆ مطلقہ کو اگر کم عمری کی وجہ سے یا زیادہ عمر ہوجانے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو تو

پھر قمری تین مہینے (پورے نوے دن)۔

☆ حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے چاہے اس کے شوہر کا انتقال ہوا ہو، چاہے اس کے شوہر نے اس کو طلاق دی ہو، چاہے اس نے خلع لیا ہو۔

(بدائع الصنائع ۳/۳۱۰)

عدت کی ابتداء:

شوہر کی موت اور خلع وطلاق کی صورت میں عدت اسی وقت سے شروع ہو جاتی ہے جس وقت انتقال ہوا یا جس وقت طلاق یا خلع دی چاہے عورت کو اس بات کا علم اسی وقت ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

(فتاوی ہندیہ الباب الثالث عشر فی العدۃ ۱/۵۳۱ مکتبہ رشیدیہ ، وفی البحر الرائق باب العدۃ ۴/۱۲۸)

جس حیض میں طلاق دی وہ عدت میں شمار نہ ہوگا:

اگر کسی عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دی گئی تو یہ حیض اس کی عدت طلاق میں شمار نہیں کیا جائے گا بلکہ اس حیض کے بعد جو حیض آئے گا اس سے عدت شمار ہوگی۔ لیکن عدت کی پابندیاں طلاق کے وقت سے ہی شروع ہو جائیں گی۔

(فتاویٰ ہندیہ الباب الثالث عشر فی العدۃ ۱/۵۲۷)

عدت کا شمار کن تاریخوں سے ہوگا:

اگر شوہر کا انتقال یا خلع وطلاق کا وقوع قمری مہینے کی پہلی تاریخ کو ہوا ہے تو عدت کا حساب قمری مہینوں کے اعتبار سے ہوگا اور اگر درمیانِ مہینہ ہو تو پھر شوہر کے انتقال کی صورت میں ۱۳۰ دن مکمل شمار کر لے اور چھوٹی اور بڑی عمر کی عورت جن کو حیض نہیں آتا وہ ۹۰ دن مکمل شمار کر لیں اور جس وقت انتقال ہوا مثلاً دوپہر ۳ بجے انتقال ہوا تو ۹۰ دن یا ۱۳۰ دن مکمل ہونے پر ۳ بجے دوپہر ہی عدت پوری ہو جائے گی۔

(بدائع الصنائع ۳/۳۰۹)

نابالغ شوہر کی خلوت سے عدت کا حکم:

نکاح کے بعد زوجین کا ایسی خلوت میں ملاقات کرنا جہاں کسی اور کے آنے کا خدشہ نہ ہو لڑکی پر عدت کو واجب کر دیتا ہے چاہے لڑکا اور لڑکی نابالغ ہی کیوں نہ ہوں۔

(فتاویٰ شامی ۱۹۰/۵)

نامرد کی خلوت سے وجوب عدت کا حکم:

ایسا آدمی جو نامرد ہو (بیوی کے ساتھ صحبت پر قادر نہ ہو) اس نے شادی کی اور کچھ عرصے کے بعد اس نے طلاق دے دی اور دونوں کے درمیان خلوت صحیحہ ہو چکی ہو تو عورت پر عدت واجب ہوگی۔(خلوت صحیحہ کا مطلب:۔شوہر اور بیوی کا ایک کمرے میں بلا کسی رکاوٹ وممانعت کے ایک دوسرے کے ساتھ ملنا)

(شرح العنایہ مع الهدایہ علی هامش فتح القدیر ۳۰۰/۴ باب العنین)

حائضہ کے ساتھ ایک شب گزار کر طلاق دینے سے عدت کا حکم:

شادی کی پہلی رات عورت حیض کی حالت میں تھی میاں بیوی نے رات ساتھ گزاری مگر حالت حیض کی وجہ سے ہم بستری نہ ہوسکی اور بعدازاں کسی وجہ سے طلاق کی نوبت آ گئی تو بھی عورت پر عدت واجب ہوگی۔

(الهدایہ ۳۴۸/۲باب المهر، مکتبہ رحمانیہ)

عورت کے ناقابل جماع ہونے سے عدت کا حکم:

نکاح کے بعد معلوم ہوا کہ عورت کسی مرض یا کسی عارض کی وجہ سے ناقابل جماع ہے لیکن میاں بیوی نے رات ایک ساتھ گزار لی ہے تو بھی عورت پر عدت واجب ہوگی۔عورت کے ناقابل جماع ہونے کی وجہ سے عدت کا حکم ساقط نہیں ہوگا۔

(الدرالمختار مع رد المحتار ۲۴۲/۴ رشیدیہ)

شوہر کے مرتد ہو جانے کی وجہ سے نکاح وعدت کا حکم:

شوہر کے مرتد ہو جانے کی وجہ سے اس کی بیوی خود بخود اس شخص کے نکاح سے نکل گئی مگر دوسرے مسلمان کے ساتھ شادی کرنے کیلئے یہ دیکھا جائے گا کہ اگر یہ ارتدادِ شوہر خلوت صحیحہ سے قبل ہوا ہے تو کوئی عدت واجب نہیں اور اگر خلوت صحیحہ کے بعد ہوا ہو تو عدت لازم ہے بغیر عدت کے اس کا نکاح دوسری جگہ صحیح نہ ہوگا۔

(الدرالمختار باب نکاح الکافر ۳۰۲/۴ ،مکتبہ رشیدیہ. حیلہ ناجزہ۱۰۶)

غلط فہمی میں صحبت کرنے سے وجوب عدت کا حکم:

کسی دوسرے کی بیوی کو اپنی بیوی سمجھ کر اس سے صحبت کر لی بعد میں معلوم ہوا کہ یہ اس کی بیوی نہیں تھی تو اس صورت میں بھی عورت پر عدت لازم ہوگی حائضہ پر تین کامل حیض اور صغیرہ و آیسہ (جس کو حیض آنا بند ہو گیا ہو۔) پر تین مہینے۔ (الفتاویٰ الهنديه ۵۲۷/۱)

معتدہ کے ساتھ وطی بالشبہ سے نئی عدت کا حکم:

ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق بائن یا تین طلاق دی تھیں عورت عدت میں تھی کہ غلطی سے صحبت کر لی تو اس صورت میں عورت پر از سر نو عدت لازم ہے۔اور دونوں عدتوں میں تداخل ہوگا یعنی پہلی عدت ختم ہونے کے بعد دوسری عدت کے بقیہ ایام پورے کرلے۔ دونوں مستقل الگ الگ نہیں گزاری جائیں گی۔لیکن اگر یہ علم تھا کہ یہ عورت اب میرے لئے حلال نہیں پھر بھی جماع کر لیا تو پھر نئے سرے سے عدت لازم نہیں ہوگی۔مگر خوب توبہ واستغفار کرے اور اگر شرعی حکومت ہو تو اس زنا کی وجہ سے شرعی سزا کے بھی مستحق ہوں گے۔

(الفتاوی الهنديه ۵۳۳/۱باب العدة، فتاویٰ رحیمیه ۴۱۴/۸)

رخصتی سے پہلے طلاق ہونے پر عدت کا حکم:

ایک شخص نے شادی کی اور رخصتی سے پہلے طلاق ہوگئی اور کسی قسم کی کوئی خلوت یعنی تنہائی میں ملاقات نہیں ہوئی تھی تو اس پر عدت واجب نہیں ہے لیکن اگر خلوت ہوئی تھی

اگر چہ خلوت فاسدہ ہو تو عدت واجب ہوگی۔

(سورۃ الاحزاب آیۃ ۴۹ ، الدر المختار ۵۰۴/۳ باب العدۃ مکتبہ ایچ ،ایم ،سعید)

نوٹ: ہمارے آج کے زمانے میں نکاح کے بعد اور رخصتی سے پہلے لڑکے لڑکی کے ملنے، گھومنے اور ساتھ آنے جانے کا رواج عام ہوتا جارہا ہے اور اس کو عار بھی نہیں سمجھا جارہا ہے اس میں لڑکے لڑکی کو خلوت کے بہت سے مواقع حاصل ہوجاتے ہیں لیکن جب رخصتی سے پہلے ہی معاملات خراب ہوجاتے ہیں اور طلاق تک کی نوبت آجاتی ہے تو سب یہ سمجھتے ہیں کہ کیوں کہ رخصتی نہیں ہوئی اس لئے عدت نہیں ہوئی حالانکہ ایسا نہیں ہے اگر لڑکے لڑکی کو رخصتی سے پہلے ہی خلوت کا موقعہ میسر آگیا تو لڑکی پر عدت واجب ہوگی رخصتی ہوئی ہو یا نہیں۔

رخصتی سے قبل شوہر کی وفات پر عدت کا حکم:

ایک لڑکی کا نکاح ہوگیا اور رخصتی سے پہلے ہی شوہر کا انتقال ہوگیا تو اس عورت پر چار ماہ دس دن (۱۳۰ دن) عدت گزارنا لازم ہے۔ اگر چہ اس دوران خلوت کا موقعہ بھی میسر نہیں آیا تھا۔ (بدائع الصنائع ۳۱۸/۳)

غیر مسلمہ پر عدت کا حکم:

اگر کسی کافرہ نصرانی (کتابیہ) عورت نے کسی کافر مرد سے شادی کی پھر کافر مرد کا انتقال ہوگیا تو اس پر عدت لازم نہیں اس کا نکاح فوراً کسی مسلمان سے ہوسکتا ہے ہاں نکاح کے بعد مسلمان شخص فوراً صحبت نہیں کرے گا بلکہ ایک حیض آنے کے بعد صحبت کرسکتا ہے۔ لیکن اگر حاملہ ہے تو وضع حمل تک ٹھیرنا بطور عدت لازم ہے۔

(الدرالمختار مع رد المحتار ۵۲۶/۳ باب العدۃ مکتبہ ایچ ،ایم ،سعید)

نومسلمہ پر عدت وفات کا حکم:

ایک کافرہ عورت کا نکاح کافر مرد سے ہوا تھا پھر اس کافر مرد کا انتقال ہوگیا اور اس کے بعد وہ عورت اسلام لے آئی تو اگر عدت کے ایام ابھی باقی ہیں تو یہ عورت عدت

گزارے گی اس لئے کہ اسلام لانے کے بعد اسلامی احکام کی مکلف ہوگئی اور عدت بھی ایک اسلامی حکم ہے ہاں اگر عدت کے ایام گزرنے کے بعد اسلام لائی تو پھر عدت کی ضرورت نہیں۔ (الفتاویٰ الهندیه ۱/ ۵۳۴، بدائع الصنائع ۲/ ۵۴۹ کتاب النکاح)

نومسلمہ کا نکاح کب ہوسکتا ہے؟

ایک شادی شدہ کافرہ عورت نے اسلام قبول کیا اب وہ اپنے کافر شوہر سے جدائی چاہتی ہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر وہ دارالاسلام میں ہے تو یہ اپنا معاملہ عدالت میں پیش کرے پھر عدالت کی طرف سے اس کے شوہر پر اسلام پیش کیا جائے گا اگر وہ اسلام قبول کرلے تو یہ عورت بدستور اسی کی بیوی رہے گی اور اگر وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کردے تو عدالت میاں بیوی کے درمیان جدائی کا فیصلہ کردے گی اور ان کی یہ جدائی طلاق کے حکم میں ہوگی جس کے بعد عورت کو ایک عدت (تین حیض کامل یا اگر حیض نہ آتے ہوں تین مہینے) گزارنا ہوگی، اس کے بعد ہی اس کا نکاح دوسری جگہ ہوسکتا ہے۔

اور اگر عدالت اس جیسے معاملے کی سماعت نہ کرے یا وہ عورت دارالحرب (جہاں کفار کی حکومت ہو) میں ہو تو عورت کو دو عدتیں گزارنی ہوں گی یعنی اسلام قبول کرنے کے بعد جب تین حیض گزر جائیں اور اگر حیض نہ آتا ہو تو تین ماہ گزر جائیں تو یہ پہلی عدت ہوگی جو قائم مقام عرض اسلام کے ہوگی جس سے نکاح فاسخ ہوجائے گا۔ اس کے بعد جب دوبارہ تین حیض گزر جائیں اور اگر حیض نہ آتا ہو تو تین ماہ گزر جائیں تو یہ دوسری عدت ہوگی۔ ان دونوں عدتوں کے گزرنے کے بعد عورت کو اختیار ہوگا جہاں چاہے نکاح کرلے۔

(حیلہ ناجزہ ۱۸۰)

طلاق سنت میں عدت گزارنے کا طریقہ:

ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک طہر میں ایک طلاق دی دوسرے طہر میں دوسری طلاق دی پھر تیسرے طہر میں تیسری طلاق دی تو تیسری طلاق کے بعد صرف ایک حیض عدت

گزارے گی کیوں کہ دو حیض پہلی دو طلاقوں کے بعد گزر چکے ہیں تیسری طلاق کے بعد مستقل تین حیض کی عدت گزارنا لازم نہیں ہے۔ بشرطیکہ درمیان میں ہمبستری نہ کی گئی ہو۔

(ابن ماجه ١/١٤٥ فتح القدير ٣/٢٦٨ باب طلاق السنه)

مطلقاً مہینوں کی تعیین سے عدت کا حکم:

ایسی عورت جس کو حیض آتا ہو اس کے لئے صرف تین مہینے یعنی نوے دن گن کر عدت گزارنا صحیح نہیں بلکہ تین حیض مکمل کرنا ضروری ہے چاہے اس میں نوے دن سے زیادہ دن لگیں یا کم کیوں کہ جس عورت کو حیض آتا ہے اس کی اصل عدت تین حیض ہیں نہ کہ تین مہینے۔

(سورة البقره آية ٢٢٨، معارف القرآن ١/٥٤٥، ابو داؤد ١/٣٧)

ممتدۃ الطہر (یعنی جس عورت کا زمانہ طہر لمبا ہو گیا ہو) کی عدت:

جس عورت کو شروع ہی سے بالکل حیض نہ آیا ہو اس کی عمر تیس سال ہو جانے پر آیسہ (یعنی وہ عورت جو حیض آنے سے ناامید ہو گئی ہو) شمار ہو گی، اور اگر حیض آنے کے بعد بالکل بند ہو گیا ہو تو یہ پچپن سال کی عمر ہونے پر آیسہ ہو گی دونوں قسم کی آیسہ کی عدت تین مہینے ہے۔ دونوں قسم کے ایاس یعنی (۱) جس عورت کو شروع ہی سے بالکل حیض نہ آیا ہو (۲) حیض آنے کے بعد بالکل بند ہو گیا ہو میں اگر عدت کے تین ماہ پورے ہونے سے قبل حیض جاری ہو گیا تو از سر نو عدت تین حیض پوری کرے۔

اگر جس عورت کا حیض آنے کے بعد بند ہو گیا ہو اور اس کو سن ایاس سے قبل عدت کی نوبت آ جائے تو بذریعہ علاج حیض جاری کر کے تین حیض عدت پوری کرے اگر کسی علاج سے بھی حیض جاری نہ ہو تو بوقت ضرورت کسی مالکی قاضی سے ایک سال کی عدت کا فیصلہ کروایا جائے اگر مالکی قاضی میسر نہ ہو اور ضرورت شدیدہ ہو یعنی قوی خطرہ وقوع فی الحرام کا ہو تو بدونِ مالکی قاضی (عدالت یا پنچایت وغیرہ سے بھی ایک سال کی عدت کا فیصلہ کروایا جا سکتا ہے۔)

(احسن الفتاویٰ ٥/٤٣٥، رحيميه ٨/٤١٥)

عدت کی مدت گزرنے کے بعد انتقال کی خبر ملنے پر عدت کا حکم:

ایک شخص کا انتقال ہوا لیکن اس کی بیوی کو بروقت اطلاع نہ مل سکی جب اطلاع ملی تو چار مہینے دس دن یا اس سے بھی زیادہ دن گزر چکے تھے تو اب اس کو عدت گزارنے کی ضرورت باقی نہیں رہی کیوں کہ عدت کا تعلق وفات سے ہے بیوی کو خبر ملنے اور اطلاع ملنے سے نہیں لہٰذا شوہر کی وفات کے ساتھ ہی عدت شروع ہوگئی اور چار مہینے دس دن مکمل ہونے پر عدت مکمل ہوگئی اب اس کو عدت گزارنا لازم نہیں۔

(بدائع الصنائع ۳/ ۳۰۳ ، البحر الرائق ۴/ ۱۴۴)

عدت طلاق کے دوران عدت وفات کا حکم:

ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی ابھی وہ عورت عدت طلاق گزار رہی تھی کہ شوہر کا انتقال ہوگیا تو اس صورت میں عدت گزارنے کی چار صورتیں ہوں گی۔

(۱) عورت اگر حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہوگی اور بچے کی پیدائش پر دونوں عدتیں مکمل ہوجائیں گی اگرچہ پیدائش چند لمحوں کے بعد ہی ہوجائے۔

(۲) عورت حاملہ نہ ہو اور عدت طلاق رجعی کی ہو تو پہلی یعنی طلاق کی عدت کالعدم ہوجائے گی اور عدت وفات گزاری جائے گی۔

(۳) شوہر نے مرض الوفات (وہ مرض جس میں شوہر کا انتقال ہوگیا ہو) میں طلاق بائن دی اور پھر اسی بیماری میں دوران عدت ہی اس کا انتقال ہوگیا تو پھر ابعد الاجلین یعنی جس عدت کی مدت لمبی ہوگی وہ عدت گزارے گی۔ جب ان میں سے ایک پوری جائے تو دوسری کے بقیہ ایام پورے کرلے اس طرح دونوں پوری ہوجائیں گی۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل ۶/ ۷۰۱ ، فتح القدیر مع الهدایه ۴/ ۳۱۵ دارالفکر)

(۴) شوہر نے حالت صحت میں طلاق بائن دی اور دوران عدت شوہر کا انتقال ہوگیا تو یہ عورت صرف طلاق بائن کی عدت (یعنی تین حیض کامل) گزارے گی،

موت کی عدت اس پر لازم نہیں ہوگی۔

(شامی کتاب الطلاق /باب العدة ۱۹۵/۵، فتاویٰ ہندیه ۵۳۰/۱)

حاملہ کے پیٹ میں بچہ مرجانے سے عدت کا حکم:

اگر حاملہ عورت وضع حمل کی عدت گزار رہی ہو۔اور دوران عدت بچہ قبل از وقت ضائع ہوگیا یا عورت نے خود حمل ساقط کروادیا تو اگر بچہ کا کوئی عضو بن چکا تھا (فقہاء رحمہ اللہ کے حساب سے تقریباً چار مہینے کی مدت میں اعضاء بننے شروع ہوجاتے ہیں) مثلاً ہاتھ، پاؤں، انگلی، ناخن وغیرہ تو قبل از وقت حمل کے ضائع ہوجانے یا جان بوجھ کر گرادینے سے بھی عدت پوری ہو جائے گی قَالَ تَعَالیٰ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ یعنی حاملہ عورت کی عدت ان کے اس حمل کا پیدا ہوجانا ہے (چاہے حمل کامل ہو یا ناقص بشرطیکہ کوئی عضو بن گیا ہو اگرچہ ایک انگلی ہی سہی) {بیان القرآن سورۃ الطلاق} اور اگر کوئی عضو وغیرہ ظاہر نہ ہو تو حمل ساقط ہونے سے عدت پوری نہیں ہوگی بلکہ اگر شوہر کی وفات کی عدت گزار رہی تھی تو چار مہینے دس دن عدت گزارے اور اگر طلاق وغیرہ کی عدت گزار رہی تھی تو تین حیض گزارے۔

(فتاویٰ رحیمیه ۸/۴۰۴۔۔۴۰۹ حیض ونفاس کے شرعی احکام صفحه۷۰ شامی ۱۹۲/۵ مکتبه رشیدیه)

حمل خشک ہونے سے عدت کا حکم:

عورت شوہر کے انتقال کی عدت گزار رہی تھی اور حاملہ تھی لیکن دوران عدت اس کا حمل خشک ہوگیا تو اس صورت میں اگر اس کا حمل یقینی طور متحقق ہے تو اسکی عدت وضع حمل ہے لیکن اگر حمل متحقق نہیں تھا یا تھا مگر خشک ہوگیا تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہوگی۔

(بدائع الصنائع ۳۱۱/۳،فتاویٰ دارالعلوم دیوبند۲۲۴/۱۰)

اسقاط حمل سے عدت ختم ہونے کا حکم:

اگر کسی عورت نے دوران عدت چار ماہ گزرنے کے بعد حمل ساقط کرادیا تو اس کی عدت ختم ہوگئی (فقہاء رحمہ اللہ کے حساب سے تقریباً چار مہینے کی مدت میں اعضاء بننے شروع ہوجاتے ہیں مثلاً ہاتھ، پاؤں، انگلی، ناخن وغیرہ) مگر چار ماہ کے بعد بلا کسی عذر شرعی کے حمل ساقط کروانا ناجائز اور گناہ ہے۔ اور اگر حمل چار ماہ سے کم تھا جس میں کوئی عضو وغیرہ نہیں بنا تھا تو تین حیض گزارنے سے عدت ختم ہوگی محض اسقاط حمل سے عدت ختم نہیں ہوگی۔

(فتاویٰ رحیمیہ ۸/۴۰۴۔۔۴۰۹ حیض و نفاس کے شرعی احکام صفحہ۷۰شامی ۵/۱۹۲ مکتبہ رشیدیہ)

جڑواں بچوں والی حاملہ معتدہ کی عدت کب پوری ہوگی؟

اگر معتدہ حاملہ کے پیٹ میں کئی بچے ہوں تو سب بچوں کی پیدائش کے بعد ہی عدت پوری ہوگی۔ (فتاویٰ ہندیہ۱/۵۲۹،بدائع الصنائع ۳/۳۱۳)

دو سال کی جدائی کے بعد طلاق ہونے پر عدت کا حکم:

اگر میاں بیوی کافی عرصے سے علیحدہ علیحدہ رہ رہے ہیں اور خلوت یا صحبت کی کوئی صورت بھی نہیں ہوئی اور اسکے بعد شوہر نے طلاق دے دی تو بھی عورت عدت گزارے گی کیونکہ عدت کا مقصد نسب کی حفاظت کے ساتھ ساتھ نعمت نکاح کے ختم ہوجانے اور رشتہ منقطع ہوجانے پر ملال، افسوس اور حزن کا اظہار بھی ہے یہ ہی وجہ ہے کہ عدت نابالغہ پر اور بڑی عمر کی عورت پر بھی لازم ہوتی ہے حالانکہ وہاں نسب کے اختلاط کا کوئی شبہ نہیں۔

(الدر المختار مع شامی ۳/۵۰۵ باب العدۃمکتبہ ایچ،ایم،سعید،فتاویٰ رحیمیہ ۸/ ۴۱۳)

دوران عدت جائز امور کا بیان:

☆ نہانا، سر دھونا، بدن اور کپڑوں کو صاف ستھرا رکھنا جائز اور درست ہے۔

☆ بوقت ضرورت سر میں تیل ڈالنا، سر میں کنگھی کرنا بھی جائز ہے، مثلاً سر میں

جوئیں پڑنے کا اندیشہ ہو۔

☆ گھر میں کسی مخصوص جگہ یا مخصوص کمرے میں بیٹھنا ضروری نہیں بلکہ گھر میں جہاں چاہے رہے نیز گھر میں ہی چلنا پھرنا جائز ہے۔

☆ گھریلو کام کاج وغیرہ کی بھی اجازت ہے اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔

☆ بوقت ضرورت ڈاکٹر کو دکھانے کیلئے جانے کی بھی گنجائش ہے، حتی الامکان گھر بلا کر علاج کرالے، نیز ہسپتال میں رہنے کی ضرورت ہو تو اس کی بھی اجازت ہے۔

☆ شوہر کے انتقال کے بعد کوئی معاش نہ ہو اور اس کے اپنے پاس بھی کوئی ایسا ذریعہ نہ ہو جس سے اخراجات کا انتظام کر سکے تو پردے کے ساتھ محنت مزدوری اور ملازمت کیلئے جاسکتی ہے لیکن رات گھر آ کر گزارے اور دن میں بھی کام سے فارغ ہو کر فوراً گھر واپس آجائے بلا ضرورت گھر سے باہر رہنا جائز نہیں۔

☆ اگر عورت کو دوران عدت عدالت میں جج کے سامنے گواہی دینا ہو یا کسی ضروری دستاویز پر دستخط کرنے ہوں جس سے اسکا اور اس کے بچوں کا مالی مفاد وابستہ ہو تو ایسی صورت میں بھی عورت عدالت جاسکتی ہے کام ختم ہوتے ہی گھر آجانا ضروری ہے۔

☆ اپنی تنخواہ یا اپنے شوہر کی پینشن وغیرہ کی وصولیابی کی دفتری کاروائی کیلئے بھی جانے کی اجازت ہے جبکہ اس کا جانا ضروری ہو گھر میں رہ کر اس کا وہ کام نہ ہوسکتا ہو۔

☆ گھر کے ضروری سامان اور سودے وغیرہ کی ضرورت ہو اور کوئی لانے والا بھی نہ ہو تو بازار جا کر سودا لاسکتی ہے لیکن ضرورت پوری ہوتے ہی گھر واپس لوٹ جائے۔

☆ مکان کے منہدم ہونے کا خطرہ ہو یا مکان میں عورت کو اپنے اسباب و متاع یا جان کے نقصان کا اندیشہ ہو یا مکان کرایہ کا ہو اور مالک مکان اس کو خالی کرالے یا عورت کرایہ ادا کرنے پر قادر نہ ہو یا یہ مکان ترکہ بن کر تقسیم ہو رہا ہو اور عورت کے حصے میں مکان کا جو حصہ آرہا ہو وہ رہائش کے قابل نہ ہو یا عورت کو اس حصے میں بہت وحشت ہوتی ہو اور ڈر لگتا ہو تو ان تمام صورتوں میں عورت کو قریب تر دوسرے مکان میں منتقل ہونے کی اجازت ہے۔

یہ تمام مسائل (دوران عدت جائز امور کا بیان) فتاویٰ دارالعلوم زکریا سے لیے گئے ہیں۔

دوران عدت ناجائز امور کا بیان:

☆ بطور زینت ریشمی، اعلیٰ کوالٹی یا رنگا ہوا کپڑا پہننا۔

☆ زمانہ عدت میں زیورات کا استعمال کرنا۔

☆ چوڑیاں پہننا

☆ جو زیور اور چوڑیاں عدت سے پہلے سے پہنی ہوئی ہوں ان کو بھی اتار دینا چاہیے اور جو زیور اور چوڑیاں اتر سکتی ہوں ان کو اتار دینا چاہیے توڑ کر ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔

☆ خوشبو، سینٹ، عطر، کریم، پاؤڈر وغیرہ استعمال کرنا۔

☆ بقصد زینت سرمہ لگانا، اگر کسی تکلیف کی وجہ سے لگانا ہو تو رات کو لگالیں اور صبح صاف کردیں۔

☆ میک اپ کرنا، شوقیہ پان کھانا۔

☆ مہندی لگانا۔

☆ بقصد زینت سر میں تیل لگانا۔

☆ بقصد زینت کنگھی کرنا

☆ عدت کے دوران بلاضرورت سفر کرنا۔

☆ عدت کے دوران غمی اور خوشی کی تقاریب میں شرکت کرنا۔ مثلاً نکاح میں جانا، تعزیت کیلئے جانا، عیادت کیلئے جانا۔

☆ عدت کے دوران نکاح کرنا۔

☆ عدت کے دوران باہر رات گزارنا۔

☆ عدت کے دوران بلاضرورت نامحرموں سے فون پر غیر ضروری بات کرنا۔ ہاں ضروری بات کی گنجائش ہے (اور یہ حکم عدت کے ساتھ خاص نہیں بلکہ عام حالات میں بھی یہ ہی حکم ہے)

معتدہ کو شوہر یا والدین کے انتقال پر چہرہ دیکھنے کیلئے گھر سے باہر نکلنے کا حکم:

عورت عدت وفات یا طلاق میں ہو اور اس کے والدین میں سے کسی کا انتقال ہو جائے اور وہ اپنے والدین کا آخری دیدار کرنا چاہے یا شوہر کی وفات کی عدت میں ہو اور وہ اپنے شوہر کا آخری دیدار کرنا چاہے لیکن میت کو گھر میں لانا ممکن نا ہو یا بہت مشقت کا باعث ہو تو اس صورت میں عورت اپنے والدین اور شوہر کے آخری دیدار کیلئے گھر سے باہر جاسکتی ہے کیونکہ اگر وہ آخری دیدار کے لئے نہ گئی تو ساری زندگی ایک غم ،افسوس اور پریشانی لاحق رہے گی اور آج کل کے حالات میں خاندان والوں کی طرف سے بھی طعن وتشنیع کا قوی اندیشہ ہے۔اس لئے مختصر وقت کے لئے گھر سے باہر آنے کی یا ماں باپ کے گھر جانے کی گنجائش ہے۔

(فتویٰ دارالعلوم کراچی فتویٰ نمبر۲۰۸۹/۹ تفصیل کیلئے فتاویٰ دارالعلوم زکریا ۳۲۲/۴)

عورت کیلئے بیٹے کے گھر یا کسی اور جگہ عدت گزارنے کا حکم:

اگر عورت بوڑھی ہو اور اس کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہ ہو اور وہ تنہائی سے گھبرا کر یا بڑھاپے کی وجہ سے اپنے بیٹے کے گھر عدت گزارنا چاہے تو اس کی گنجائش ہے اسی طرح عورت جوان ہے اور اس کو تنہائی کی وجہ سے جان یا عزت یا مال پر خطرہ ہو یا اکیلی ہونے کی وجہ سے سخت وحشت ہوتی ہو اور کوئی ساتھ رہنے والا نہ ہو تو کسی قریبی مکان میں منتقل ہو سکتی ہے۔

(حاشیہ الطحطاوی علی الدر المختار ۲۳۱/۲ باب العدة ،احسن الفتاویٰ ۴۴۰/۵)

عورت عدت طلاق یا وفات کہاں گزارے گی:

آج کل عموماً لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے جب طلاق ہوتی ہے تو شوہر عموماً تین ہی طلاق دے دیتا ہے ایسی صورت میں عورت عدت کہاں گزارے گی کیونکہ اس وقت نہ تو لڑکی والے لڑکی کو سسرال چھوڑنے پر تیار ہوتے ہیں اور نہ لڑکے والے رکھنے پر تیار ہوتے ہیں تو اس صورت میں شریعت کا اصل حکم جو براہ راست قرآن کریم سے ثابت ہے وہ یہ ہے

کہ عورت اپنے شوہر کے گھر میں ہی عدت گزارے گی کسی شرعی عذر کے بغیر کہیں اور عدت گزارنا جائز نہیں، البتہ شوہر یا اسکے گھر والے اپنے ہاں عدت گزارنے نہ دیں یا شوہر کے گھر عدت گزارنے میں فتنہ کا قوی اندیشہ ہو یا جان و مال کا خطرہ ہو یا شوہر کے گھر میں عزت و آبرو کے ساتھ عدت گزارنا ممکن نہ ہو اور کسی قریبی مکان میں بھی عدت پوری کرنا ممکن نہ ہو تو ایسی صورت میں عورت اپنے والدین کے گھر میں عدت گزار سکتی ہے اور گناہ گار نہ ہوگی۔

(سورۃ الطلاق آیت نمبر ۱ ، الدر المختار وحاشیہ ابن عابدین (رد المحتار) ۵۳۶/۳ فتویٰ معہد الخلیل الاسلامی ۱۴۱۹۵، فتویٰ دارالعلوم کراچی ۲۰۸۹/۹)

شوہر کے انتقال یا طلاق کی خبر عورت کو میکہ میں ملے یا عورت سفر میں ہو اور شوہر کا انتقال ہو جائے یا طلاق دے دے تو عدت کہاں گزارے:

اگر عورت شوہر کے گھر کے علاوہ کسی اور جگہ میکہ وغیرہ میں رہ رہی ہو یا سفر میں ہو اور اس دوران اس کے شوہر کا انتقال ہو جائے یا اس کا شوہر طلاق دے دے تو ایسی صورت میں یہ دیکھا جائے گا کہ جس جگہ عورت فی الوقت رہ رہی ہے اس جگہ سے شوہر کی رہائش گاہ کا فاصلہ کتنا ہے اگر مسافت سفر سے کم ہو اور عورت شوہر کے گھر میں عزت و آبرو کے ساتھ باآسانی عدت گزار بھی سکتی ہو تو ایسی صورت میں عورت کو عدت شوہر کے گھر میں ہی گزارنا چاہئے بغیر عذر شرعی کے کسی اور جگہ عدت گزارنا درست نہیں۔

لیکن اگر جس جگہ عورت فی الوقت رہ رہی ہے اس جگہ سے شوہر کی رہائش گاہ کا فاصلہ مسافت سفر کے بقدر یا اس سے زیادہ ہے تو ایسی صورت میں عورت کے لئے بہتر یہ ہی ہے کہ جس جگہ ہے اگر وہیں عدت باآسانی گزار سکے اور کوئی قانونی مشکلات نہ ہوں تو وہیں پر عدت پوری کرلے البتہ اگر ایسی جگہ عدت گزارنا مشکل ہو قانونی وجوہات کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے تو ایسی صورت میں شوہر کے گھر آ کر ہی عدت پوری کرے۔

(فتح القدیر ابن الہمام ۳۴۴/۴، عالمگیری ۵۳۵/۱)

دوران سفر حج یا عمرہ شوہر کا انتقال ہوگیا تو افعال حج کرے یا نہیں اور عدت کہاں کرے:

اصل حکم تو جو فقہائے متقدمین کی عبارات سے معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ عورت ایسی حالت میں حج یا عمرہ نہ کرے اسے ترک کردے اور وہیں اپنی رہائش گاہ میں رہ کر ایام عدت پورے کرے اور پھر آئندہ سال حج کی قضاء کرے۔

لیکن موجودہ حالات کے اعتبار سے چونکہ سفر حج میں کئی طرح کی مشکلات ہیں۔

مثلاً: زر کثیر کا خرچ ہونا ،سعودیہ میں محدود قیام ہونا ، عدت کے خرچ اور رہائش کا انتظام کرنا، حج یا عمرہ کی واپسی کی تاریخ کا مقرر ہونا وغیرہ ان حالات کے پیش نظر اگر ان قواعد وضوابط کو دیکھا جائے جو حضرات فقہائے کرام نے حاجت اور ضرورت سے متعلق لکھے ہیں تو اس بات کی گنجائش معلوم ہوتی ہے کہ وہ عورت حج یا عمرہ کے ارکان مکمل کرلے لیکن یاد رہے کہ اس میں پوری احتیاط سے کام لے صرف فرض واجب افعال ادا کرنے کیلئے گھر سے نکلے اور ان افعال کے انجام دینے کیلئے بھی دن کے اوقات کا انتخاب کرے باقی وقت رہائش گاہ میں ہی گزارے اور ضرورت شدیدہ کے بغیر گھر سے نہ نکلے، اور جب سعودیہ میں قیام کی مدت پوری ہوجائے تو واپس شوہر کے گھر آکر عدت کے بقیہ ایام گزارے۔ (فتویٰ دارالعلوم کراچی ۲۰۸۹/۹،فتویٰ معہد الخلیل الاسلامی ۱۴۱۹۵)

عدت کی حالت میں شوہر سے پردے کا حکم:

اگر طلاق رجعی دی گئی ہے اور رجعت کی امید ہے تو شوہر سے پردے کا حکم نہیں بلکہ عورت ایسے انداز سے تیار رہے کہ شوہر اس سے رجعت کرلے۔

(بدائع الصنائع ۲۰۹/۳، آپ کے مسائل اور ان کا حل ۶۹۶/۶)

اور اگر طلاق بائن یا مغلظہ دی گئی ہے تو ایسی صورت میں شوہر سے پردہ لازم ہے اگر شوہر سے بے احتیاطی کا اندیشہ ہو تو ان کے ساتھ کوئی ایسی عورت رہے جو دونوں کے

درمیان میل ملاپ روکنے پر قادر ہو۔

(الدرالمختار مع الشامی کتاب الطلاق فصل فی الحداد ۵/۲۲۷۔۲۲۶)

عدت کی حالت میں نامحرم قریبی رشتہ داروں سے پردے کا حکم:

عدت کی حالت میں خواتین ایسے قریبی نامحرموں سے پردہ شروع کردیتی ہیں جن سے شرعاً پردہ ہونے کے باوجود وہ عام حالات میں پردہ نہیں کررہی ہوتی اور عدت کے بعد بھی ان سے پردہ نہیں کرتیں صرف دوران عدت ہی پردہ کرتی ہیں اور اسکو عدت کا حصہ سمجھتی ہیں جس کی وجہ سے بعض اوقات بدمزگی بھی پھیلتی ہے اور شرعی حکم یعنی پردے کا مذاق بھی اڑتا ہے۔

اس لئے اس بارے میں اصل حکم یہ ہے کہ پردے کا حکم عام ہے عدت کے ساتھ خاص نہیں جو شخص عام حالات میں نامحرم ہے اور اس سے عام حالات میں پردہ کرنا لازم ہے اس سے عدت کے اندر بھی پردہ کرنا لازم ہے بلکہ دوران عدت عورت کو اور زیادہ پردے کا اہتمام ضروری ہے اس لئے اگر کوئی عورت دوران عدت اس حکم پر عمل کرتی ہے تو اس کی حوصلہ افزائی اور اس کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔ اس کی حوصلہ شکنی یا اس کا مذاق اڑانا یا ملنے پر اصرار کرنا اور نا ملنے پر برا منانا درست نہیں بلکہ دوران عدت تعزیت پردے کے ساتھ بھی کی جاسکتی ہے۔ تعزیت کیلئے پردہ رکاوٹ نہیں۔ البتہ اگر خاتون عمر رسیدہ ہو اور فتنہ کا اندیشہ بھی نہ ہو تو پردے میں کسی قدر تخفیف ہوسکتی ہے اس کا حکم پردے کے بارے میں جوان عورت جیسا نہیں۔

البتہ یہ بات ذہن میں رہے کہ پردہ کا مقصد شریعت کی حدود کی حفاظت ہے اس کا مقصد قطع رحمی یعنی رشتہ داروں سے تعلق توڑنا نہیں اس لئے ہر بالغ مرد وعورت کیلئے جہاں حکمت و مصلحت کے ساتھ شرعی پردے کے احکام کی مکمل پابندی لازم ہے وہاں اس بات کی رعایت بھی ضروری ہے کہ پردے کے نام پر قطع رحمی کا طریقہ اختیار نہ کیا جائے۔ لہٰذا عورت بھی دوران عدت پردے کو ڈھال بنا کر قطع رحمی نہ کرے اور قریبی نامحرم رشتہ دار بھی

پردہ ختم کرنے پر اصرار کر کے گناہ گار نہ ہوں۔

(فتویٰ دارالعلوم کراچی ۹/۲۰۸۹،فتویٰ معہد الخلیل الاسلامی ۱۴۱۹۵)

طلاق ثلاثہ کے بعد ساتھ رہنے کا حکم:

اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو اب اس عورت کیلئے عدت کے بعد سابقہ شوہر کے ساتھ رہنا جائز نہیں لیکن اگر وہ عدت کے بعد بھی باہمی رضامندی سے ایک ساتھ رہ رہے ہیں تو ایسے ساتھ رہنا حرام اور ناجائز ہے ان کو چاہئے کہ فوراً علیحدہ ہوجائیں اگر یہ دونوں اس طرح رہنے کو کسی وجہ سے جائز سمجھ رہے تھے تو عورت دوبارہ عدت گزارے اور عدت کے بعد دوسری جگہ نکاح کرے اور اگر ان کو اس بات کا علم ہے کہ تین طلاق کے بعد ساتھ رہنا اور میاں بیوی والا معاملہ کرنا حرام ہے پھر بھی ساتھ رہے تو یہ زنا کے حکم میں آئے گا اور عورت پر دوبارہ عدت نہیں ہوگی۔ وہ بغیر عدت کے دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے (مزنیہ پر عدت کے مسئلے کی وضاحت ''مزنیہ عورت پر عدت نہیں'' کے تحت اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔) اور دوسرے شوہر کے ساتھ وہ عورت میاں بیوی والے تعلق کو قائم کرے اس کے بعد اگر اس کا شوہر ازخود طلاق دے دے یا انتقال کر جائے تو اس کی عدت گزارنے کے بعد یہ عورت پہلے شوہر کے نکاح میں آسکتی ہے۔اس کے علاوہ پہلے شوہر کے ساتھ پاک زندگی گزارنے کا کوئی طریقہ نہیں۔ (شامی ۳/ ۵۱۸)

طلاق ثلاثہ کے بعد ایک ساتھ رہنے کی ایک اور صورت اور اس کا حکم:

ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دیں اس حالت میں کہ دونوں بوڑھے ہوچکے ہیں دونوں کو ایک دوسرے کے تعاون کی شدید ضرورت بھی ہے کہ ایک دوسرے کے علاوہ کوئی پرسان حال بھی نہیں ہے اور نفقہ و سکنیٰ کا انتظام بھی مشکل ہے تو ایسی صورت میں یہ دونوں کیا کریں۔ علیحدہ ہوجائیں تو اکیلے رہنا مشکل اور ساتھ رہیں تو نکاح ختم ہوچکا ہے۔

ایسی صورت حال میں فقہاء نے ایک دوسرے کے تعاون کیلئے ساتھ رہنے کی

اجازت دی ہے بشرطیکہ فتنے کا اندیشہ نہ ہو اور میاں بیوی والا معاملہ نہ ہو۔ اگر کسی ناجائز معاملے میں ابتلاء کا ادنیٰ سا بھی خطرہ ہو تو بالکل علیحدگی اختیار کرنا فرض ہے اور پھر ایک مکان میں ساتھ رہنا بھی جائز نہ ہوگا۔

(الدرالمختار مع رد المحتار ۵۳۸/۳ فصل فی الحداد ایچ،ایم،سعید، احسن الفتاویٰ ۱۶۳/۵)

دوران عدت پیغام نکاح:

عدت کے دوران عورت کیلئے دوسری جگہ نکاح کرنا جائز نہیں البتہ رشتہ کا پیغام عورت کو اشارۃً دیا جاسکتا ہے مثلاً یہ کہلوادیا جائے کہ ''فلاں صاحب بھی مناسب رشتے کی تلاش میں ہیں'' (سورۃ البقرۃ آیت ۲۳۴،۲۳۵)

کیا مرد کے ذمہ بھی عدت ہوتی ہے؟

مرد کے ذمے عدت تو نہیں ہوتی مگر بعض حالات میں ایک خاص حالت کے گزرنے تک نکاح کی اجازت نہیں ہوتی۔ مثلاً اگر کسی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو وہ بیوی کی عدت کے دوران اس کی بہن، خالہ، پھوپھی، بھتیجی، بھانجی سے نکاح نہیں کرسکتا، عدت مکمل ہوجانے کے بعد کرسکتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی شخص کی چار بیویاں ہیں اور وہ ایک کو طلاق دے دیتا ہے تو جب تک اس کی عدت نہ گزر جائے وہ اگلا نکاح نہیں کرسکتا جب عدت مکمل ہوجائے اس کے بعد کرسکتا ہے۔

(رد المحتار علی الدر المختار ۵۰۳/۳ ایچ،ایم،سعید، آپ کے مسائل اور ان کا حل ۶۹۵/۶)

طلاق رجعی کے بعد کی عدت اور اس کے گزارنے کا طریقہ:

ایک آدمی نے اپنی بیوی کو واضح الفاظ کے ساتھ ایک یا دو طلاق دیں (یعنی رجعی طلاق) تو اس کی بھی عدت تین حیض ہیں مگر طلاق رجعی کی عدت کے دوران عورت بناؤ سنگھار اور زیب وزینت کو ترک نہیں کرے گی بلکہ بناؤ سنگھار اور زیب وزینت کو اختیار کرے گی تاکہ شوہر کی طبعیت اس کی طرف مائل ہو اور وہ رجوع کرلے اگر تین حیض کے

دوران شوہر نے رجوع کرلیا تو دونوں بدستور نکاح میں ہیں نئے نکاح کی ضرورت نہیں اور اگر دوران عدت رجوع نہیں کیا اور عدت مکمل ہوگئی تو پھر نکاح ختم ہوگیا اب اگر فریقین یعنی میاں بیوی راضی ہوں تو باہمی رضامندی سے دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے۔

(بدائع الصنائع ۲۸۹/۳،آپ کے مسائل اور ان کا حل ۶۹۶/۶)

دوران عدت رجوع کا طریقہ:

دوران عدت رجوع کا طریقہ یہ ہے کہ مرد زبان سے یہ کہ دے کہ میں رجوع کرتا ہوں اور اس پر دو گواہ بھی بنالے۔ اگر منہ سے بولنے کے بجائے شوہر حقوق زوجیت ادا کردے تو بھی رجوع ہوجائے گا مگر ایسا کرنا اچھا نہیں ہے۔

(شامی باب العدۃ ۵۰۴/۳، فتویٰ دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن ۱۴۴۰۰۱۲۰۰۴۳۷)

دوران عدت سفر کرنا:

بعض لوگوں کے بیٹا یا بیٹی باہر کسی ملک میں رہتے ہیں اور ان کی خواہش ہوتی ہے کہ چونکہ والد صاحب کا انتقال ہوگیا ہے اس لئے والدہ صاحبہ ان کے پاس آجائیں اور عدت ان کے پاس گزاریں۔

دوران عدت ایسا سفر کرنا جائز نہیں بلکہ جب عدت پوری ہوجائے اس کے بعد ہی گھر سے نکلیں۔ (سورۃ بقرۃ آیت ۲۳۴)

عدت ختم ہونے کے بعد عورت عدت سے کیسے نکلے:

عدت خواہ طلاق کی ہو یا وفات کی جب اس کی مدت پوری ہوگئی تو عدت کی تمام پابندیاں بھی خودبخود ختم ہوگئیں۔ اس کے لئے کوئی خاص طریقہ شریعت کی طرف سے مقرر نہیں۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل ۶۹۵/۶)

جب کوئی عورت بیوہ ہوجائے تو ختم عدت پر رسم چھ ماہی ادا کی جاتی ہے جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ بیوہ کے یہاں عدت کے ختم ہونے پر بہت سی عورتیں جمع ہوجاتی ہیں

اور یوں کہتی ہیں کہ اس کو عدت سے نکالنے کیلئے آئی ہیں اور بعض عورتیں عدت سے نکلنے کیلئے یہ ضروری سمجھتی ہیں کہ عورت عدت والے گھر سے نکل کر دوسرے گھر جائے اور اس کا بڑا اہتمام کرتی ہیں یہ دونوں باتیں غلط ہیں عدت کی مدت مکمل ہوتے ہی وہ عورت عدت سے خود بخود نکل جاتی ہے خواہ اسی گھر میں رہے۔ (اغلاط العوام ۱۹۲ مکتبہ خلیل)

شوہر کے جنازے کے ساتھ عورت گھر سے نکل جائے تو عدت کا حکم:

بعض لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ اگر بیوہ عورت شوہر کے جنازے کے ساتھ گھر سے دو چار قدم باہر نکل جائے تو اس پر عدت گزارنا واجب نہیں رہتی یہ بات غلط مشہور ہے عدت گزارنا بہر حال بیوہ پر لازم ہے، جنازے کے ساتھ باہر آنے سے عدت کا حکم ساقط نہیں ہوتا۔ (البقرۃ آیت ۲۳۴)

کیا شہید کی بیوہ پر بھی عدت ہے:

شہید کی بیوہ پر بھی عدت ہے اور عدت کے بعد وہ دوسری جگہ نکاح بھی کرسکتی ہے۔

(سورۃ بقرہ ۲۳۴)

عدت کے دوران عدت کی پابندیاں نہ کرنے کا کفارہ:

اس زمانے میں تقلید مغرب کی لعنت یہ بھی ہے کہ بیوہ اور وہ عورتیں جن کو طلاق ہوگئی ہو عدت میں نہیں بیٹھتیں، کھلے عام گھر سے باہر آنا، بازار جانا اور شادیوں اور تقریبات میں شرکت کرنا ہوتا رہتا ہے اور اس حکم شرعی (عدت میں بیٹھنے) کی قطعاً پرواہ نہیں کی جاتی یہ سخت غلطی اور گناہ کبیرہ ہے اس سے توبہ کریں اور عدت کے حکم کی تعمیل کریں۔

(اغلاط العوام ۱۹۱ مکتبہ خلیل)

عدت کی پابندیاں اگر کسی وجہ سے نہ ہوسکیں جہالت کی وجہ سے، لاعلمی کی وجہ سے، طلاق یا وفات کی اطلاع نہ ملنے کی وجہ سے تو اس کا کفارہ کچھ نہیں بس اللہ سے توبہ و استغفار کیا جائے۔ باقی عدت اپنے وقت پر ختم ہو جائے گی۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل ۶/۶۹۸)

دوران عدت عورت کا نان نفقہ کس پر ہے؟

دوران عدت عورت کا نان ونفقہ شوہر کے ذمہ ہے بشرطیکہ وہ عدت شوہر کے گھر پر گزارے یا اس کی اجازت سے کسی اور جگہ گزارے البتہ اگر وہ اپنی مرضی سے عدت شوہر کے گھر نہیں گزارتی تو اس کا نفقہ شوہر کے ذمہ لازم نہیں اگر وہ دے دے تو احسان ہوگا۔

(الدرالمختار مع ردالمختار ۳/۶۰۹باب النفقه ،آپ کے مسائل اور ان کا حل ۶/ ۷۳۳، فتاویٰ دارالعلوم زکریا ۴/ ۳۶۱)

شوہر کے انتقال کی صورت میں دوران عدت عورت کا نفقہ کس پر ہے؟

شوہر کے انتقال کی عدت کے دوران عدت کا نفقہ عورت کے اپنے مال میں سے ہوگا میت کے چھوڑے ہوئے مال سے نہیں کیوں کہ میت کے مال میں اب سب ورثا کا حق ہے۔ البتہ عورت کا جو شرعی حصہ ترکہ میں بنتا ہے وہ اس کو ملے گا۔

(ہدایه کتاب الطلاق ۲/ ۴۴۴، ۴۴۳،البحرالرائق ۴/ ۲۱۷،آپ کے مسائل اور ان کا حل ۶/ ۷۳۶)

گمشدہ شوہر کی عدت کا حکم:

اگر کوئی شخص لا پتہ ہو جائے اور اس کا کچھ پتہ نہ چل رہا ہو تو صرف اس کے گم ہونے کی وجہ سے اس کی موت کا حکم نہیں لگایا جائے گا بلکہ اس کی گمشدگی کی اطلاع عدالت کو دی جائے گی اور وہ تحقیق کرے گی اگر عدالت تحقیق کے بعد موت کا فیصلہ کر دیتی ہے یا اس دوران واقعی اس کی موت کی اطلاع آجاتی ہے تو پھر اس شخص کی بیوہ عدت کرے گی۔ عدالتی فیصلہ یا واقعی اس کی موت کی اطلاع آنے سے پہلے اس کو زندہ ہی تصور کیا جائے گا۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل ۶/ ۷۰۳،حیلہ ناجزہ ۶۲)

مزنیہ عورت پر عدت نہیں:

اگر کسی غیر منکوحہ عورت سے زنا کیا جائے تو اس کی وجہ سے اُس عورت پر کوئی عدت واجب نہیں ہوتی اور زنا کے بعد اُس سے بلا تاخیر نکاح کرنا درست ہے جس سے زنا ہوا ہے

اس سے بھی اور کسی اور شخص سے بھی ، کیونکہ عدت کی مشروعیت ایک مقدس رشتے کے انقطاع کی وجہ سے ہوتی ہے اور زنا اس کے برخلاف ہے لہذا اسکی کوئی عدت نہیں مگر شوہر صحبت کرنے کیلئے ایک حیض تک انتظار کرے تاکہ حمل کا ہونا نہ ہونا واضح ہو جائے اور اگر وہ حاملہ ہو تو وضع حمل سے پہلے صحبت جائز نہیں بشرطیکہ نکاح زانی کے علاوہ کسی اور شخص سے ہوا ہو۔

(شامی کتاب الطلاق /با ب العدۃ۱۷۹/۵ ، حقانیہ ۵۴۴/۴)

مزنیہ منکوحہ پر عدت کا حکم:

کسی شخص نے ایک شادی شدہ عورت کے ساتھ زنا کیا بعد میں اس عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دے دی تو یہ عورت پہلے اپنی طلاق کی عدت گزارے گی پھر اس کے بعد اس کا نکاح اسی زنا کرنے والے یا کسی اور شخص سے ہو سکے گا اگر چہ وہ عورت اپنے شوہر سے کتنی ہی مدت سے الگ اور زنا میں مبتلا ہو۔ (فتاویٰ محمودیہ جلد یازدہم۱۵۱)

زنا کرنے والی عورت اپنے شوہر پر حرام نہیں:

اگر کسی منکوحہ عورت سے کسی شخص نے جان بوجھ کر زنا کیا تو اس کی وجہ سے وہ اپنے شوہر پر حرام نہ ہوگی (گو کہ زنا بہر حال بدترین گناہ ہے)۔

(شامی کتاب الطلاق /باب العدۃ۱۷۹/۵

دوران عدت زنا کرنے کے بعد مزنیہ سے نکاح:

اگر کوئی عورت طلاق یا وفات کی عدت گزار رہی تھی اس دوران کوئی شخص اس سے زنا کرلے تو اس پر از سر نو عدت کرنا لازم نہیں ہے اور نہ ہی عدت گزرنے کے بعد زانی سے نکاح کیلئے دوسری عدت کی ضرورت ہے بلکہ پہلی عدت گزرنے کے بعد بلا شبہ اس سے زانی کا نکاح جائز ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ۱۲۷/۱۱)

دیگر مطبوعات
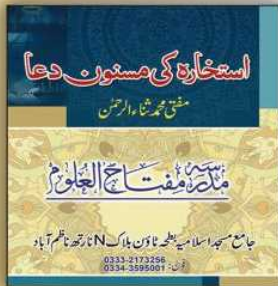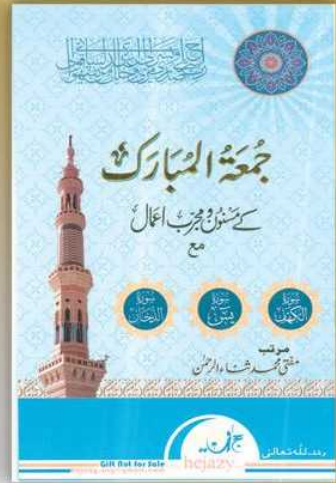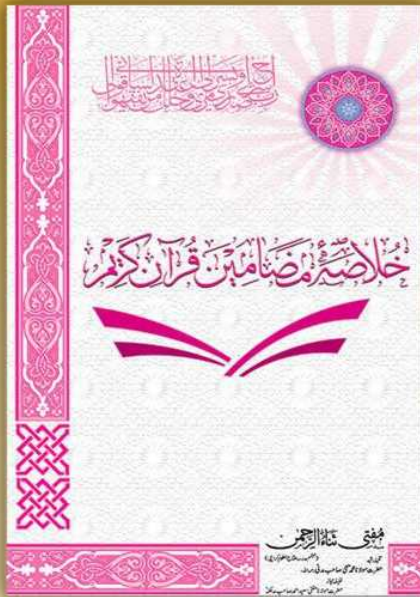
صدقہ

بیماری اور پریشانی سے نجات کا ذریعہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے مال کو زکوۃ کے ذریعے پاکیزہ کرو اور اپنے مریضوں کو صدقہ کے ساتھ شفاء بخشو اور مصیبت اور آزمائش کو دعا کے ذریعے ٹال دو (کنز العمال ۶/ ۵۶۰)

صدقہ کی تعریف

صدقہ ایسے عطیہ کو کہتے ہیں جو کسی کے ذمہ واجب نہ ہو بلکہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے احسان کے طور پر دیا جائے۔

آئیے ہم اپنی بیماریوں اور پریشانیوں کا علاج صدقے کے ذریعے کریں

صدقہ جاریہ کے بہترین مصارف

جمعہ کے مسنون اعمال، خلاصہ مضامین قرآن کریم اور دیگر کتب کی نشر و اشاعت میں حصہ ملا کر کثیر تعداد میں لوگوں تک دینی علم کا پہنچانا

دار الافتاء اور لائبریری کیلئے کتب و دیگر اشیاء کی فراہمی

ایک بچے کے حفظ میں معاون بنیے
ماہانہ صرف =/1500

مدرسہ مفتاح العلوم کے ماہانہ اور تعمیری اخراجات میں حصہ ملا کر
ماہانہ خرچ: 300000
سالانہ خرچ: 3600000

مسجد کے ماہانہ اور تعمیری اخراجات میں حصہ ملا کر
ماہانہ خرچ: =/75000

برائے رابطہ

مدرسہ مفتاح العلوم

جامع مسجد اسلامیہ بطحہ ٹاؤن بلاک این نارتھ ناظم آباد کراچی 0334-3595001 0333-2173256